سوال

(139)حدیث کی تحقیق 'اگر تم اللہ پر توکل کرو'

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس حدیث کی اس طرح شرح فرمادیں کہ اس کا صحیح صحیح مفہوم سمجھ میں آجائے۔ حدیث یہ ہے :

«لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا»

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

(لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا)(جامع الترمذي الزہد باب فی التوکل علی اللہ حدیث :2344 وسنن ابن ماجہ حدیث :4164 ومسند احمد :52و30/1 و صحیح ابن حبان حدیث :2548 والمستدرک علی الصحین للحاکم :318/4)

'اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اس طرح رزق دے جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح خالی پیٹ نکلتے اور شام کو سیر ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور امام ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

توکل کی حقیقت یہ ہے کہ دنیا و آخرت کے امور میں خیر و بھلائی کے حصول اور نقصان کے دور کرنے کے لیے دل کا اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر سچا اعتماد ہو۔ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ لوگ اگر اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر اپنے دل سے سچا توکل رکھیں، نفع کے حاصل کرنے اور نقصان کے دور کرنے میں صرف اسی پر کلی طور پر اعتماد کریں اور مفید اسباب کو بھی اختیار کریں تو وہ ادنیٰ سبب سے بھی ان کے پاس اسی طرح رزق کو لے آئے گا، جس طرح وہ پرندوں کو صبح و شام کی تلاش کے نتیجہ میں رزق دیتا ہے۔ پرندوں کا صبح و شام اپنے گھونسلوں سے نکلنا بھی تلاش رزق ہی کی ایک قسم ہے، گویہ بہت معمولی کوشش ہے۔ ان اسباب کو اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے، جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے امور کو وابستہ کردیا ہے اور جن کے ساتھ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی سنت جاری و ساری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توکل کے ساتھ ساتھ اسباب کو اختیار کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ اعضاء کے ساتھ اسباب کے لیے کوشش کرنا اطاعت ہے جب کہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا ایمان ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ١١ ... سورة ابراهيم

''اور ایمان والوں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔''

اللہ تعالیٰ نے ان اسباب کو اختیار کرنے کے ساتھ جن کا اس نے حکم دیا ہے، توکل کو تقویٰ قرار دیا ہے، جب کہ اسباب کے بغیر توکل محض عجز اور درماندگی ہے، گو اس میں توکل کی ادنٰی سی جھلک ہے۔ لہٰذا ہر انسان کو چاہیے کہ وہ عجز و درماندگی کو توکل اور توکل کو عجز و درماندگی نہ بننے دے بلکہ توکل کو بھی ان جملہ اسباب میں سے قرار دے، جن کے بغیر مقصود حاصل نہیں ہوسکتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص121

محدث فتویٰ